مکمل ، بہ تمام و کمال محفوظ و مصئون ہے۔ لہذا یہ دائمی اورلازوال ہے۔ چونکہ یہ ابدیت اور دوام کے تمام پیمانوں پر پوری اترتی ہے اس لئیے فقط اسلام ہی اللہ تعالی کے نزدیک الدین ہے۔ باقی سب مذاہب ہیں :

„ان الدین عند اللہ الاسلام“(۲۱)

چونکہ اسلام ہمہ گیری اور دوام کے تمام تقاضے پورے کرتا ہے اور اس کے مقابلے میں کوئی شریعت جامع ، مکمل اور غیر متبدل و محفوظ نہیں اس لئیے لازم ہے کہ اگر کوئی اسلام کے علاوہ کسی دوسری شریعت کی پیروی کرتا ہے تو غیر مقبول ہو۔

„و من یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ وھو فی الآخرۃ من الخسرین“(۲۲)

„جو شخص اسلام کے سوا کسی اور دین کا طالب ہوگا وہ اس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا۔ اور ایسا شخص آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں ہوگا۔

اتنے واضح شواھد اور صاف دلائل و براھین کے باوجود اگر کوئی معاشرہ اسلام کے مطابق نظام حکومت قائم نہیں کرتا تو اس کا نظام کافرانہ ہوگا :

„و من لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک ھم الکفرون“(۲۳)

جو معاشرہ اپنے قوانین شریعت اسلامیہ کے مطابق نہیں ڈھالتا وہ ظالمانہ ہوگا۔

„ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک ھم الظلمون“(۲۴)

جو نظام اسلام کے مطابق نہ ہو وہ فاسقانہ ہوگا

„و من لم یحکم بما انزل اللہ فاؤلئک ھم الفاسقون“(۲۵)

بحث بالا میں قرآن ، سنت ، تاریخ ، تقابل مذاھب عالم کے مطالعے سے یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہو گئی ہے کہ اس وقت دنیا میں صرف اسلام ہی ایک ایسی شریعت ہے جو کامل و مکمل ہے اور بہ تمام و کمال محفوظ و مصئون ہے۔ اسی لئیے یہ ہمہ گیر اور دائمی الہامی قانون ہے۔

★ ★ ★ ★ ★ ★

حواشی

۱ ۔ القرآن الحکیم سورۃ ۱۷ :۲

۲ ۔ انسائیکلو پیڈیا آف ریلیجن اینڈ ایتھکس ، مرتبہ جمیز ہیسٹنگر ، ایڈیشن ایڈنبرگ ، ۱۹۱۴ ء جلد ۷ صفحہ ۵۸۱

۳ ۔ ایضاً جلد ۳ ، صفحہ ۵۷۴

۴ ۔ نیو انسائیکلو پیڈیا برٹینیکا ہیلن بینٹن پبلشر ۱۹۷۴ ۔ ۱۹۷۴ ، جلد ۱۲ صفحہ ۳۸۷

۵ ۔ قرآن حکیم ۔ ۶۱ : ۶

۶ ۔ انجیل یوحنا ۱۶ : ۱۲ ۔ ۱۴

۷ ۔ قرآن حکیم ۲ : ۹۷

۸ ۔ قرآن حدیم ۲۱ : ۱۰۷

۹ ۔ ایضاً ۹ ۔ ۳۳

۱۰ ۔ ابن کثیر بحوالہ مولانا شبیر احمد عثمانی حاشیہ اردو ترجمہ قرآن حکیم مولانا محمود حسن صفحہ ۳۲۸

۱۱ ۔ قرآن حکیم ۷ : ۱۵۸

۱۲ ۔ انجیل یوحنا ۱۶ : ۱۳

۱۳ ۔ قرآن حکیم ۵ : ۱۳

۱۴ ۔ ایضاً ۴ : ۷۵

۱۵ ۔ ایضاً ۴۲ : ۱۳

۱۶ ۔ ایضاً ۳۵ : ۳۳

۱۷ ۔ ایضاً ۵ : ۳

۱۸ ۔ ایضاً ۶ : ۱۱۶

۱۹ ۔ ایضاً ۱۰ : ۶۴

۲۰ ۔ ایضاً ۱۵ : ۹

۲۱ ۔ ایضاً ۳ : ۱۹

۲۲ ۔ ایضاً ۳ : ۸۵

۲۳ ۔ ایضاً ۵ : ۴۴

۲۴ ۔ ایضاً ۵ : ۴۵

۲۵ ۔ ایضاً ۵ : ۴۷

* * * * * *

Fikr-o-Nasar (Islamabad) 19:1 (1981)

روزہ

محمد اختــــر مسلم

سورہ بقرہ کے اکیسویں اور بائیسویں رکوع میں اللہ رب العزت نے ان مستقل اقدار یعنی نہ بدلے جانے والے اصولوں کا تذکرہ کیا ہے۔ جن کے مطابق زندگی گذارنے سے ساری انسانیت کو مسرت اور شادمانی کی جنت نصیب ہو سکتی ہے۔ اور یہ اسی وقت ممکن ہے جب انسان حسن عمل سے ایک ایسا معاشرہ قائم کرے جس میں سب انسانوں کو نیک عمل کرنے کے یکساں مواقع حاصل ہوں۔ نیکی کا مفہوم کیا ہے؟ اس کی وضاحت کیلئے اللہ رب العزت نے قرآن حکیم کے اکیسویں رکوع میں تنبیہ کرتے ہوئے فرمایا کہ مشرق و مغرب کی طرف منہ کر لینے کا نام نیکی نہیں بلکہ نیکی کا اصل مرکز "قلب" ہے۔ انسان کا ارادہ اور اس کی نیت ہے اور جب تک اس میں رجوع الی اللہ کی کیفیت (یعنی ہر عمل کو اللہ کے حوالہ سے کرنے کا تصور) پیدا نہ ہو اس وقت تک محض ظاہری تبدیلی اور دکھاوے کے عمل کرنے سے کچھ نہیں حاصل ہوتا۔

ایک خوشحال معاشرہ جس میں ہر فرد کو اس کی بنیادی ضروریات زندگی، جملہ بنیادی حقوق میسر ہوں، ایسا ماحول اور ایسی فضا پیدا کر سکتا ہے جس میں انسان کسی نقصان کے بغیر ترقی اور خوشحالی کو عام کرنے کے متعلق نہ صرف غور و فکر کر سکتا ہے بلکہ اس کو بروئے کار لانے کیلئے مصروف عمل بھی ہو سکتا ہے تاکہ معاشرہ میں کوئی محتاج و واماندہ نہ رہ جائے۔ وہ معاشرہ جو شرع مبین کا مقصود و منتہی ہے۔

کس نہ باشد در جہاں محتاج کس

نکتہ شرع مبین این است و بس